غزہ پر جنگ ختم نہ کرنے والا معاہدہ ناقابل قبول: حماس

غزہ (ایجنسیں) فلسطین کی مزاحمتی تنظیم حماس نے ایک بار پھر واضح کیا ہے کہ وہ غزہ میں صرف ایسے جنگ بندی اقدام کو قبول کرے گی جس کے نتیجے میں مستقل اور مکمل بیرونی راہ ہموار ہو سکے۔ حماس ادھوری جنگ بندی قبول نہیں کرے گی۔ حماس کا یہ بیان امریکی وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کی جانب سے جمعرات کو اسرائیلی حکام کے ایک وفد سے ملاقات کے دوران غزہ میں جنگ بندی کے مذاکرات کو آگے بڑھانے اور مابعد جنگ کے منصوبے پر غور کے بعد سامنے آیا ہے۔ ہفتہ کے روز حماس کے سیاسی بیورو کے سربراہ اسماعیل ہنیہ نے اپنے اس موقف کا اعادہ کرتے ہوئے کہا ’’کم تر حربی جنگ کے خاتمے کی کسی بھی قیمت پر کام کیا جائے گا۔‘‘ انہوں نے ایک بیان میں کہا کہ تحریک کسی بھی دستور یا اقدام کے لیے فراخ دلی کا مظاہرہ کرے گی جو جنگ بندی کے مذاکرات میں تحریک کے موقف کی بنیادوں کی خیانت دے۔ انہوں نے یہ بات زور دے کر بھی ’’کہ حماس اب بھی غزہ سے اسرائیلی افواج کے مکمل انخلاء اور اسرائیل کی طرف سے دو خواست کردہ مذاکرات میں قیدیوں کی رہائی سے قبل مستقل جنگ بندی پر اصرار کرتی ہے۔‘‘ نائمز آف اسرائیل کے مطابق اسماعیل ہنیہ کہا کہ اسرائیلی حکومت نے ان کے مطالبات کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر بھی زور دیا کہ حماس کی اولین ترجیح فلسطینی عوام کے خلاف جغرافیائی جنگ کو روکنا ہے۔

فلسطینیوں پر اسرائیلی حملہ جاری ▫ 25 افراد جاں بحق ▫ 50 زخمی

غزہ (ایجنسیں) مقامی فلسطینی باشندوں کے مطابق ایسا لگتا ہے کہ اسرائیل رفح پر مکمل قبضہ کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ غزہ میں رفح کا علاقہ مصر کی سرحد سے متصل ہے اور مشرق کے اوائل سے یہ علاقہ اسرائیلی حملوں کا مرکزی ہدف بنا ہوا ہے۔ اسرائیلی ٹینک رفح کے مغربی اور شمالی حصوں میں داخل ہو گئے ہیں کوشش میں جبکہ اسرائیلی فورسز پہلے ہی رفح کے مشرقی، جنوبی اور مرکزی حصے پر قبضہ کر چکی ہیں۔ اسرائیلی فوج کے لڑاکا طیاروں، ٹینکوں اور ساحل پر کھڑے جنگی بحری جہازوں کے ذریعے بمباری کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہیں جبکہ اس شہر سے مزید فلسطینی شہری رخصت ہو رہے ہیں۔ چند ماہ پہلے زیادہ تر فلسطینی غزہ کے دیگر علاقوں سے جان بچا کر یہاں آئے تھے اور وہ اب یہاں سے بھی فرار ہونے پر مجبور ہیں۔ غزہ میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت نے بتایا ہے کہ جمعہ کے روز اسرائیلی بمباری کے نتیجے میں مغربی رفح میں کم از کم 25 افراد ہلاک اور 50 زخمی ہو گئے۔ مقامی فلسطینیوں کا کہنا تھا کہ بینک کا ایک گولہ بے گھر ہونے والے خانوادوں کے ایک خیمے پر گرا۔ اسرائیلی فورسز کا کہنا ہے کہ اس واقعے کا جائزہ لیا جا رہا ہے۔ اس سے قبل اسرائیل نے کہا تھا کہ اس کی افواج رفح کے علاقے میں ’’درست انٹیلی جنس پر مبنی‘‘ کارروائیاں کر رہی ہیں۔ اسرائیل کے مطابق اس علاقے میں سرنگیں موجود ہیں اور اس کے فوجی حماس کے عسکریت پسندوں کے ساتھ بہت قریب سے لڑائی میں مصروف ہیں۔ غزہ کی جنگ میں آٹھ ماہ سے زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد اسرائیل کی توجہ اب ان دو آخری علاقوں پر مرکوز ہے، جن پر اس کی افواج نے ابھی تک قبضہ نہیں کیا تھا۔ ان میں سے ایک غزہ کے جنوبی کنارے پر واقع رفح ہے اور دوسرا خزوسی میں دریا البلاح کے آس پاس کا علاقہ۔ رفح کے میئر احمد الصوفی نے کہا ہے کہ اب رفح کا پورا شہر ہی اسرائیلی فوجی کارروائیوں کا ہدف ہے۔ حماس کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے: ’’یہ شہر ایک انسانی تباہی سے گزر رہا ہے اور لوگ اسرائیلی بمباری کی وجہ سے اپنے خیموں کے اندر مر رہے ہیں۔‘‘ اسوفی نے کہا کہ شہر میں کوئی طبی سہولت کام نہیں کر رہی اور یہ کہ پانی ناندہ راشنیں اور بے گھر خاندانوں کو خوراک اور پینے کے صاف پانی کی کمی کا سامنا ہے۔

فلسطینی اور اقوام متحدہ کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ شہر کے انتہائی مغربی حصے میں تقریباً پہلے لاکھ افراد اب بھی موجود ہیں۔ مئی کے آغاز تک غزہ کی 2.3 ملین کی آبادی کا نصف سے زائد حصہ اسی شہر میں پناہ لیے ہوا تھا۔ طبی حکام نے بتایا ہے کہ خان یونس میں بھی جنگ کا اسرائیلی فضائی حملے میں اب تک پانچ اور اس کے بیٹے سمیت تین افراد ہلاک ہو گئے۔ اس کے ساتھ ساتھ اسرائیلی فورسز نے غزہ سٹی کے مضافاتی علاقوں میں بھی جنگی کارروائیاں کی ہیں۔ علاقے کی

اسرائیل کی پورے رفح پر قبضے کی کوشش، 8 اطراف سے حملہ جاری

رفح (ایجنسیں) اسرائیلی فوج کی جانب سے غزہ کی پٹی کے جنوب میں واقع رفح میں فوجی آپریشن شروع کرنے اور مصر کے ساتھ سرحدی گزرگاہ فلسطینی کنارے کا کنٹرول سنبھالنے کے پندرہ ماہ بعد اس کی افواج پورے شہر کا کنٹرول سنبھالنے کے لیے پیش قدمی کر رہی ہیں۔ کل جمعہ کو اسرائیلی ٹینکوں نے رفح کے کئی علاقوں میں زبردست دراندازی کی۔ العربیہ/الحدث کے نامہ نگار کے مطابق آج ہفتے کو 8 مختلف اطراف سے رفح میں دراندازی کی جا رہی ہے۔ نامہ نگار نے بتایا کہ دراندازی میں رفح کراسنگ اور صلاح الدین کوریڈور، تال زروب تک پہنچنے کے ساتھ ساتھ چار پاسپورٹ راؤنڈ اباؤٹ، بنک آف فلسطین، بصلان الدین کیف اور ذوالنورین مسجد شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اسرائیلی فوج نے نوبا اور عزوز اور الجنینہ زنڈیکیٹ کے اطراف سے بھی شہر میں گھسنے کی کوشش کی ہے۔

مختصر خبریں

اسرائیلی جارحیت سے غزہ کے 40 ہزار طلبا ہائی اسکول کے امتحانات سے محروم

غزہ (یو این آفی) اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ اسرائیلی جارحیت کے باعث غزہ کے 40 ہزار طلبہ ہائی اسکول کے امتحانات سے محروم ہو گئے ہیں۔ الجزیرہ کے مطابق اقوام متحدہ کے دفتر برائے رابطہ برائے انسانی امور (او سی ایچا اے) کی رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ عمومی ثانوی امتحانات آج سے شروع ہونے والے تھے، جنہیں غزہ پر اسرائیلی کی جنگ سے اسکول کے بچوں پر شدید اثرات جاری ہیں اور تقریباً چالیس ہزار طلبہ ان امتحانات سے محروم ہو گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کا کہنا ہے کہ غزہ کے 16 لاکھ 25 ہزار طلبہ اکتوبر میں جنگ شروع ہونے کے بعد سے اسکولوں سے باہر ہیں، اسرائیلی حملوں میں بڑی تعداد میں اسکول اور یونیورسٹیاں تباہ کر دی گئی ہیں، اور ان حملوں میں 7 ہزار سے زیادہ فلسطینی طلبہ اور 378 تعلیمی کارکن مارے گئے ہیں، اس سب کی وجہ سے ایک اندازے کے مطابق ہائی اسکول کے 39 ہزار طلبہ اب امتحان دینے کے ’موقع سے محروم‘ ہو گئے ہیں۔ فلسطینی وزارت تعلیم کے مطابق غزہ سے تعلق رکھنے والے 1,320 طلبہ جو جنگ زدہ علاقے سے باہر ہیں، 29 عرب ممالک میں عمومی ثانوی امتحانات کے لیے ان کی صلاحیت کی جانچ کر رہے ہیں۔ ان میں زیادہ تر (تقریباً 1,090 طلبہ) کی میزبانی مصر کر رہا ہے۔ فلسطینی وزارت تعلیم نے مصر میں سب سے بڑا امتحانی ہال قائم کیا ہے۔ روس، جرمنی اور قطر میں بھی خصوصی امتحانی سہولیات قائم کی گئی ہیں۔

حزب اللہ اسرائیل کے مقابل اپنا دفاع کر سکتی ہے: ایران

تہران (ایجنسیں)، اقوام متحدہ میں ایرانی۔ خارجی مشن نے اسرائیل کے مقابلے میں حزب اللہ کی جنگی استعداد کے بارے میں کہا ہے، یہ اور لبنان اسرائیل سے اپنا دفاع کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ خارجی مشن برائے اقوام متحدہ نے کہا کہ ’شاید وہ دعوے آگے آئے کہ ناجائز اسرائیلی رژیم اپنی جنگی کاخودسی سامان کرے گی۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر اپنے بیان میں کہا ’’اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کا غلط فیصلہ کرتے ہوئے قابض اسرائیلی رجیم پورے خطے کو ایک بڑے خطرے میں دھکیل کر ایک وسیع جنگ کھینچنا چاہتی ہے۔ واضح رہے اقوام متحدہ کے سکریٹری جنرل انتونیو گوتریس نے بھی جمعہ کے روز اپنے بیان میں کہا ہے کہ انہوں نے رپورٹرز سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ’ ہمیں واضح ہونا چاہیے کہ علاقے اور دنیا کے لوگ لبنان کو ایک اور غزہ میں تبدیل کرنے کے متحمل نہیں ہو سکتے ہیں۔ جس طرح کہ اسرائیل اور حزب اللہ کے درمیان تقریباً ہر روز سرحد پر گولہ باری جاری ہے کوتریس کو خدشہ ہے کہ علاقائی سطح پر ایک بڑا تصادم شروع ہو جائے گا۔ کیونکہ اسرائیل یہ کہہ چکا ہے کہ اس نے لبنان کے خلاف جارحیت کے لیے منصوبے کی منظوری دے دی ہے۔ جبکہ وہ اس سے پہلے ہی یہ بھی کہہ چکے ہیں کہ لبنان کو دوسرا غزہ بنا دے گا۔

بحری حملوں میں استعمال کیلئے حوثیوں نے طوفان 1 نامی حملہ آور کشتی بنائی

صنعا (یو این آفی)، یمن میں ایران کے حمایت یافتہ حوثی باغیوں نے اعلان کیا ہے کہ انہوں نے بحری حملوں میں استعمال کے لیے طوفان 1 نامی حملہ آور کشتی تیار کی ہے۔ حوثیوں سے وابستہ ’المسیرہ‘ ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والی خبر میں جہاز شدہ حملہ آور کشتی کی تصاویر دکھائی گئی ہیں۔ ان مناظر میں واضح کیا گیا ہے کہ کشتی کا وزن 150 کلوگرام ہے، جو 35 ناٹ کی رفتار اور ہارپیلے جانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اچانک موڑ کنے اور رپٹنے ہونے کی صلاحیت کی حامل ہونے کی وضاحت کردہ کشتی ثابت اور حرکت پذیر سمندری ابدالیہ پر حملہ کر سکتی ہے۔ خبر میں مشاہدہ ہوا ہے کہ سمندر میں ایک ہدف کی طرف بڑھنے والی ’طوفان 1‘ کشتی تیزی سے اپنے ہدف کے قریب پہنچی، اس پر حملہ کیا اور اس میں دھماکہ ہوا۔ یمن میں ایران کی حمایت یافتہ حوثی 31 اکتوبر 2023 سے یمن کے ساحلوں کے قریب تجارتی بحری جہازوں پر قبضہ کر رہے ہیں، جن کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہ یہ اسرائیلی کمپنیوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

دنیا بھر میں 76 ملین افراد اپنے ہی ملک کے اندر بے گھر: اقوام متحدہ

جنیوا (یو این آفی)، اقوام متحدہ نے رپورٹ کیا ہے کہ دنیا بھر میں 76 ملین افراد اپنے ملک کے اندر ہی بے گھر ہیں۔ داخلی نقل مکانی کے مسئلے کے حل کے لیے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل انتونیو گوٹیرس کے خصوصی مشیر رابرٹ پائپر نے جنیوا دفتر میں منعقدہ پریس کانفرنس میں کہا کہ گوٹریس کی جانب سے اندرونی نقل مکانی کے حوالے سے ایکشن ایجنڈا شروع کیے ہوئے تقریباً دو سال ہو چکے ہیں۔ پائپر کا کہنا تھا کہ آج دنیا بھر میں 76 ملین اندرونی طور پر بے گھر لوگ ہیں جو اپنے گھر، اپنی روزی روٹی اور بعض اوقات اپنی سرکاری شناخت کھو چکے ہیں۔ قدرتی آفات کے نتیجے میں بے گھر ہونے والے لوگ قلیل عرصے میں اپنے گھروں کو لوٹ سکتے لیکن متاثر اور صوبائیہ جیسے ممالک میں تنازعات کے متاثرین کئی سالوں تک اپنے گھر سے دور ہیں۔ پائپر نے اس طرف اشارہ دیا ہے کہ اندرونی نقل مکانی کی شرح پچھلے 10 سالوں میں دوگنا ہو گئی ہے اور سب سے زیادہ نقل مکانی سوڈان میں ہوئی ہے۔ یہ یاد دلاتے ہوئے کہ اقوام متحدہ نے 2023 میں تقریباً 50 ملین اندرونی طور پر بے گھر افراد کو مدد فراہم کی ہے، پائپر نے اس بات پر زور دیا کہ اقوام متحدہ ملک کے اندر نقل مکانی کرنے پر مجبور ہونے والے انسانوں کے لیے مستقل حل تلاش کرنے کے لیے کام کر رہا ہے۔ مجموعی طور پر 116 ممالک میں 76 ملین لوگ اپنے گھر بار سے دور ہیں، جن کے 90 فیصد کو تنازعات کی وجہ سے اپنا گھر بار چھوڑنا پڑا۔

لبنان میں وسیع جنگ کی صورت میں بائیڈن کی اسرائیل کو مکمل تعاون کی یقین دہانی

بیروت (ایجنسیں) امریکہ اور اسرائیلی حکومت بالخصوص وزیر اعظم بنجمن نیتن یاہو کے درمیان اختلافات کے باوجود لبنان میں حزب اللہ کے خلاف جنگ کی صورت میں واشنگٹن نے اسرائیلی حکومت کو اپنے ہر ممکن تعاون کی یقین دہانی کرائی ہے۔ خیال رہے کہ حال ہی میں سامنے آنے والے ایک ویڈیو میں اسرائیلی وزیر اعظم نیتن یاہو کو امریکی صدر پر کڑی تنقید کرتے دیکھا گیا تھا جس کے بعد دونوں طرف سے ایک دوسرے کے خلاف سخت بیانات بھی سامنے آئے تھے۔ واشنگٹن میں اسرائیلی وفد کی حالیہ ملاقاتوں کے دوران کئی امریکی حکام سے یہ بتا گیا کہ اگر اسرائیل کی شمالی سرحد پر اسرائیلی افواج اور حزب اللہ کے درمیان کوئی جامع جنگ چھڑ جاتی ہے تو باہر ذرائع کے مطابق بائیڈن انتظامیہ اپنے اتحادی کا ساتھ دینے کے لیے پوری طرح تیار ہے۔ ہم نے تاثر میں ایک سینئر امریکی اہلکار نے کہا کہ بائیڈن انتظامیہ اسرائیل کو درکار سیکورٹی امداد فراہم کرے گی، حالانکہ جنگ چھڑنے کی صورت میں امریکہ زمین پر فوج تعینات نہیں کرے گا۔ جب کہ امریکی حکام توقع کرتے ہیں کہ اگر حزب اللہ اپنے حملوں کا دائرہ کار نمایاں طور پر وسیع کرتی ہے اور اسرائیلیوں کو ہلاک کرتی ہے تو اسرائیل پوری طاقت سے جواب دے گا۔

ان باخبر ذرائع نے بتایا کہ سٹریٹیک امور کے وزیر رون ڈرمر اور قومی سلامتی کے مشیر زاچی ہانگبی سمیت سینئر اسرائیلی حکام نے اس ہفتے کے دوران بائیڈن انتظامیہ کے عہدیداروں قومی سلامتی کے مشیر جیک سلیوان اور وزیر خارجہ انٹونی بلنکن کے ساتھ ملاقات کیں۔ یہ یقین دہانیاں پچھلے چند ہفتوں کے دوران واشنگٹن کی طرف سے لبنان۔ اسرائیل سرحد پر دونوں فریقوں کے درمیان کشیدگی کو ختم کرنے کے لیے بار بار کے مطالبات کے دوران سامنے آئی ہیں۔ امریکیوں کا کہنا ہے اس نے زور دے کر کہا کہ وہ اسرائیل کے شمالی محاذ پر ایک اور جنگ چھڑنے نہیں دیکھنا چاہتے۔ لیکن جنگ شروع ہوتی ہے تو امریکہ اسرائیل کا ساتھ دے گا۔

کویت سٹی نے اپنے شہریوں کو لبنان چھوڑنے کی ہدایات

کویت سٹی (یو این آفی) کویت نے لبنان میں اپنے شہریوں سے کہا ہے کہ وہ حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان سرحد پر کشیدگی کے باعث جلد از جلد اس ملک سے نکل جائیں۔ کویتی وزارت خارجہ کی جانب سے جاری کردہ تحریری بیان میں اس وقت لبنان میں موجود شہریوں کو جلد از جلد ملک چھوڑنے کے لیے کہا گیا ہے اور جو لوگ ملک چھوڑ نہیں سکتے انہیں فوری طور پر لبنان میں کویتی سفارت خانے سے رابطہ کرنے کی تلقین کی گئی ہے۔ بیان میں شہریوں سے بھی مطالبہ کیا گیا ہے کہ وہ خطے کے حالات اور سلامتی سے متعلق پیش رفت کی روشنی میں لبنان کا سفر نہ کریں۔ غزہ کی پٹی پر 7 اکتوبر سے اپنے حملے جاری رکھنے والا اسرائیل شمالی سرحد پر لبنانی حزب اللہ کے ساتھ بھی جنگ کر رہا ہے۔ اسرائیل اور لبنان کے درمیان ’نیلیوالائن‘ کے نام سے منسوب سرحد کی ان پر حالیہ ہفتوں میں کشیدگی میں تیزی آ رہی ہے۔ اسرائیلی فوج نے 18 جون کو اعلان کیا ہے کہ اس نے لبنان پر ممکنہ حملے کے لیے ’آپریشنل پلان‘ کی منظوری دے دی ہے۔

برطانیہ کے متمول بھارتی خاندان کو گھریلو خادموں کے استحصال پر قید کی سزا

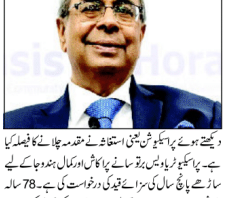

لندن (ایجنسیں)، سوئنزر لینڈ کی عدالت نے برطانیہ کے امیر ترین خاندان کو جنیوا میں اندین نژاد اپنے گھریلو ملازمین کا استحصال کرنے پر قید کی سزا سنائی ہے۔ خبر رساں دارے اے ایف پی کے مطابق 47 ارب ڈالر کی مالیت رکھنے والے خاندان کو انسانی سمگلنگ کے کیس میں بری کر دیا گیا ہے لیکن دیگر جرائم ثابت ہونے پر سزا سنائی گئی ہے۔ پرکاش ہندوجا اور ان کی اہلیہ کمل ہندوجا کو چار سال چھ ماہ کی سزا نے قید سنائی گئی ہے جبکہ ان کے بیٹے اجے اور ان کی اہلیہ نمرتا کو چار سال قید کی سزا دی ہے۔ امیر ترین خاندان اپنے آبائی ملک انڈیا سے لوگوں کو بطور گھریلو ملازمین لائے اور سوئٹزر لینڈ پہنچنے پر ان کے پاسپورٹ ضبط کر لیے تھے۔ کیل استغاثہ نے عدالت کو بتایا کہ ہندوجا جوڑا اپنے ملازمین کو انتہائی کم تنخواہ دیتے تھے اور انہیں گھر سے باہر جانے کی آزادی نہیں تھی۔ ہندوجا جوڑا نے الزامات نامکمل کرنے والے تین ملازمین کے ساتھ تشدد پر تفتیش کر لیا ہے، تاہم الزامات کی سنگینی کو کم کرنے کے لیے کام کرتے ہیں۔

غرب اردن کو ’ہڑپنے‘ کے اسرائیلی منصوبہ کا پردہ فاش

غزہ (ایجنسیں) گذشتہ سال اکتوبر میں غزہ کی پٹی پر اسرائیلی جنگ کے آغاز کے بعد مغربی کنارے کا علاقہ بھی جنگ کا ایندھن بنا ہوا ہے۔ اس خطے میں اسرائیلی فورسز کے ساتھ دو تلخ وقتے سے چھڑپیں دیکھنے میں آئیں۔ اس کے ساتھ ساتھ گرفتاری کی متعدد مہمات بھی جاری ہیں۔ اس کے علاوہ فلسطینی اتھارٹی کو دی جانے والی فنڈنگ کو روکنے کی اسرائیل کی پالیسی نے حال ہی میں تیسرے انتفاضہ کے پھوٹ پڑنے کے امکان سے خبردار کیا تھا۔ غزہ کی پٹی میں جاری لڑائی کے ساتھ ساتھ مغربی کنارے میں بھی لڑائی کی کیفیت ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ شمالی لبنان میں حزب اللہ اور اسرائیل کے درمیان سخت کشیدگی پائی جا رہی ہے۔ حال ہی میں ایک ہونے والی آڈیو ریکارڈ نے انتہائی دائیں بازو کے اسرائیلی وزیر خزانہ بیزلیل سموترچ کی طرف سے متوقعہ مغربی کنارے پر حل اپنے کیمپ کے قبضے کو مضبوط کرنے اور فلسطینی ریاست کا حصہ بننے کی کسی بھی کوشش کو روکنے کے منصوبے کو بے نقاب کیا۔ تقریباً آدھے گھنٹے پر محیط ریکارڈنگ میں سموترچ کو نوجوان کوآباد کاروں کے ایک گروپ سے ملاقات کے دوران یہ کہتے ہوئے سنا گیا ’’کہ ہمایں بجن یا ہو کی حکومت مغربی کنارے پر حکومت کرنے کے طریقے کو تبدیل کرنے، اس پر اسرائیل کے کنٹرول کو نا قابل واپسی طور پر مضبوط کرنے کے لیے ایک خفیہ منصوبے میں مصروف ہے۔ مغربی کنارے کے اسرائیل سے علاحدیہ الحاق کے بغیر اس منصوبے پر عمل ہو جاتی ہے۔‘‘ امریکی اخبار ’ٹیڈیارک ٹائمز‘ کے مطابق وزیر خزانہ نے اپنی تقریر میں زور دیا کہ اس منصوبے کا بنیادی ہدف مغربی کنارے کو فلسطینی ریاست کا حصہ بننے سے روکنا ہے۔

قطر میں زیر علاج فلسطینی دوبارہ چل پھر سکنے کیلئے پر امید

دسمبر میں 1500 فلسطینیوں کو علاج کے لیے قطر لانے کا اعلان کیا گیا تھا

دوحہ (ایجنسیں)

شاہد القوطانی غزہ کی جنگ میں زخمی ہونے والے فلسطینیوں کے ایک ایسے گروپ کا حصہ ہیں، جو قطر میں طبی امداد حاصل کر رہا ہے۔ القوطانی کو امید ہے کہ وہ اگلے سال تک ایک مصنوعی ٹانگ استعمال کرتے ہوئے خود چلنے پھرنے کے قابل ہو جائیں گی۔ اسرائیلی فوج نے اکتوبر میں غزہ میں القوطانی کے گھر پر بمباری کی۔ حملے کی شدت کے سبب وہ اور ان کے شوہر گھر کی دوسری منزل سے نیچے گر پڑے۔ بعد ازاں انہیں اسرائیلی فوج کے غزہ میں واقع الشفا اسپتال کو خالی کرنے کے اسرائیلی حکم کے سامنے مجبور ہونا پڑا، انہیں ایبولینس تک دستیاب نہیں تھی۔ 23 سالہ نوجوان خاتون شاہد القوطانی کو دخل کے ایک اسپتال سے رکھ کر قطر لایا گیا (اسرائیلی فوج) نے ہمیں بذیل جنیئر پر جانے پر مجبور کیا۔‘‘ ان کا مزید کہنا تھا: ’’مجھے امید ہے کہ ڈاکٹر مجھے مصنوعی اعضا لگا دیں گے تاکہ میں واکر اور ان سپہ چیزوں کو چھوڑ دوں اور خود ہی چل سکوں۔‘‘ القوطانی کی بائیں ٹانگ گھٹنے کے اوپر سے کٹی ہوئی ہے اور دوان بہت سے فلسطینی شہریوں میں سے ایک ہیں، جو غزہ پٹی پر اسرائیلی فضائی حملوں یا گولہ باری کے بعد کم از کم ایک جسمانی عضو سے محروم ہو چکے ہیں۔ اسرائیلی حملوں کے دوران زخموں کی شدت کی وجہ سے بچوں سمیت بہت سے فلسطینیوں کے اعضا کاٹ دیے گئے ہیں۔ اسرائیل کا کہنا ہے کہ اس فوجی کارروائی کا مقصد فلسطینی عسکریت پسند گروپ حماس کو ختم کرنا اور غزہ میں اس کی قید میں موجود اسرائیلی یرغمالیوں کی رہائی کو یقینی بنانا ہے۔ قطر کے امیر نے دسمبر 2023 میں غزہ سے 1500 زخمی فلسطینیوں کے علاج کے لیے قطر لائے جانے کے عمل کا آغاز کروایا تھا۔ اب تک پانچ سو کے قریب زخمی فلسطینی دوحہ پہنچ چکے ہیں۔ حمد جنرل اسپتال میں میڈیکل ٹرمائے کے ڈائریکٹر ساندرہ ریزوئی نے کہا، ’ہمارے مریضوں کی یہ کہانی غزہ سے شروع ہوتی ہے۔ ان میں سے زیادہ تر بمباری اور دیگر فوجی کارروائیوں کا شکار ہوئے۔‘ غزہ پٹی میں جنگ اس وقت شروع ہوئی تھی جب حماس کے جنگجوؤں نے گزشتہ برس سات اکتوبر کو جنوبی اسرائیل پر حملہ کر کے تقریباً 1,200 افراد کو ہلاک اور تقریباً 250 کو یرغمال بنا لیا تھا۔ اس کے بعد اسرائیل نے فلسطینی سرزمین پر فضائی، زمینی اور بحری حملے شروع کر دیے تھے۔ غزہ میں حماس کے زیر انتظام وزارت صحت کے مطابق اب تک اسرائیل کی فوجی کارروائی میں 37 ہزار تین سو کے قریب فلسطینی ہلاک اور 85 ہزار سے زائد زخمی ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کے اندازوں کے مطابق اس جنگ کی وجہ سے غزہ کی آبادی تک 1,000 زیادہ فلسطینی بچے یا تو ٹانگوں سے محروم ہو چکے تھے۔ قطر میں زیر علاج ایک اور فلسطینی خاتون، 27 سالہ وفا ابو سمعان آٹھ ماہ سے حاملہ تھیں، جب ان کے گھر پر حملہ ہوا۔ انہوں نے کہا، ’میرے شوہر اور میرے سر سخر شہید ہو گئے۔ میری دو بیٹیاں زخمی ہوئیں۔‘ ان کی ایک بیٹی بھی قطر میں زیر علاج ہے جبکہ دوسری زخمی بتی، ابھی تک غزہ میں ہے۔ ابو سمعان کی دائیں ٹانگ گھٹنے کے نیچے سے کاٹی جا چکی ہیں اور وہ ایک بازو سے بھی محروم ہو چکی ہیں۔ وہ قطر پہنچائے جانے سے پہلے مصر میں تھیں اور وہاں اپنے دسمبر کے مہینے میں ایک بیٹے کو ختم ہوا تھا۔ انہوں نے کہا، ’ہمارا کوئی نہیں بچا۔ ہمارے پاس گھر نہیں، کچھ بھی نہیں۔ ہم یہاں بیٹھے ہیں لیکن ہمارے دل اور دماغ ابھی تک غزہ میں ہیں۔‘‘

5 سال بعد پہلی بار چین-امریکہ جوہری مذاکرات

بیجنگ (ایجنسیں)

ان مذاکرات میں شریک ہونے والے دو امریکی مندوبین کے مطابق ان کی اپنے چینی ہم منصبوں سے تائیوان کے معاملے پر جوہری ہتھیاروں کا استعمال نہ کرنے یا جوہری جنگیوں سے بازرہنے جیسے مقدمات پر تفصیلی گفتگو ہوئی۔ امریکہ کو خدشہ ہے کہ تائیوان میں شکست کی صورت میں بیجن جوہری حملہ کر سکتا ہے جب کہ اس کی جانب سے جوہری دھمکی بھی دی جا سکتی ہے۔ امریکی اسکالر اور ٹریک ٹو ڈائیلاگ کے منتظم ڈیوڈ شانتورہ کے مطابق ’’بیجن وفد نے امریکی وفد کو بتایا کہ بیجن کو کوئی شک نہیں کہ وہ جوہری ہتھیاروں کا استعمال کیے بغیر جنگی روایتی لڑائی میں فتح یاب ہونے کی اہلیت کا حامل ہے۔‘‘ واضح رہے کہ ٹریک ٹو مذاکرات میں عموماً سابقہ پروفیسر یا سابقہ اعلیٰ حکومت افسران شامل ہوتے ہیں۔ مکالموں کے مابین بات چیت کو ’ٹریک ون‘ گفتگو کہا جاتا ہے۔ دو روز پر مشتمل اس گفتگو میں امریکہ کی نمائندگی سابق سکیورٹی عہدیداروں اور اسکالرز کا ایک چھ رکنی وفد کر رہا تھا۔ یہ بات چیت شنگھائی کے ایک ہوٹل میں ہوئی۔ بیجنگ کی جانب سے بھی اکالرز اور محققین کا وفد بھیجا گیا تھا۔ خبر رساں ادارے رائٹرز کے ایک سوال کے جواب میں امریکی محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ دونوں ممالک کے مابین ٹریک ٹو مذاکرات ’سود مند‘ ہو سکتے ہیں۔ اس طرح پیش رفت پر تاہم چینی حکومت کی جانب سے کوئی تبصرہ نہیں کیا گیا ہے۔ امریکہ اور چین کے درمیان یہ بات چیت ایک ایسے موقع پر ہوئی ہے جب دونوں ممالک کے تعلقات طاقتوں اور اقتصادی معاملات پر شدید کشیدگی کا شکار ہیں۔ یہ بات بھی اہم ہے کہ دونوں ممالک کے مابین باقاعدہ جوہری مذاکرات گزشتہ برس نومبر میں دوبارہ شروع ہوئے تھے تاہم یہ مذاکرات اس وقت تعطل کا شکار ہو گئے تھے، جب ایک امریکی بیان میں الزام عائد کیا گیا تھا کہ چین کا اس بابت رویہ مناسب نہیں۔

بیجنگ عالمی کتب میلہ

شہزادہ محمد بن سلمان ایوارڈ کے پروگرام میں توجہ کا مرکز

بیجنگ (ایجنسیں)، بیجن میں بیجنگ انٹرنیشنل بک فیئر (2024BIBF) جاری ہے۔ ایس جون کو شروع ہونے والے عالمی کتب میلے کا اختتام تیئس جون کو ہوگا۔ میلے میں سعودی عرب اور چین کے درمیان ثقافتی تعاون سے متعلق پرنس محمد بن سلمان ایوارڈ کی جانب سے بھی بھرپور شرکت سامنے آئی ہے۔ سعودی پریس ایجنسی (اس پی اے) کے مطابق میلے میں سعودی عرب کے پویلین میں مذکورہ ایوارڈ پر کوراموں پر چینی ثقافتی حلقے کی جانب سے توجہ اور پذیرائی حاصل ہو رہی ہے۔ ان پروگراموں کا تعلق مختلف ثقافتی اور تحقیقی شعبوں سے ہے۔

بیت اللہ کے مرکزی کلید بردار ڈاکٹر صالح آل شیبی کا انتقال

ریاض (ایجنسیں)

مکہ مکرمہ میں بیت اللہ خانہ کعبہ کے مرکزی کلید بردار ڈاکٹر صالح بن زین العابدین آل شیبی کا گزشتہ شب مکہ میں انتقال ہو گیا۔ ان کی نماز جنازہ ہفتے کے روز فجر کی نماز کے بعد ادا کر دی گئی۔ صالح آل شیبی شیخ مکہ کے بعد سے 77 ویں جبکہ قصی بن کلاب کے دور سے بیت اللہ کے 109 ویں کلید بردار تھے۔ یہ شیبہ بن عثمان بن ابی طلحہ کی نسل میں سے ہیں جنہیں پیغمبر خدا نے کہا تھا کہ ’’اے طلحہ کی آل کعبے کی چابی ہمیشہ تمھارے پاس رہے گی اور کسی ظالم کے علاوہ تم سے کوئی نہیں لے گا۔ صالح آل شیبی 1366 ہجری کو مکہ میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان صدیوں سے بیت اللہ کی چابی کا رکھوالا ہے۔ انہوں نے ام القرہ یونیورسٹی سے اسلامک سٹڈیز میں پی ایچ ڈی کی ڈگری حاصل کر رکھی تھی۔ انہوں نے کئی سال یونیورسٹی میں بطور مدرس فرائض انجام دیے جس کے بعد 1980 میں انہیں ان کے تایا شیخ عبدالقادر آل شیبی کی جگہ بیت اللہ کے مرکزی کلید برداری کی ذمہ داریاں سونپ دی گئی۔ مسجد حرام میں بیت اللہ کے مرکزی کلید بردار کے طور پر سرگرمیوں کی ادائی کے دوران صالح آل شیبی نے کعبے کی حفاظت اور صفائی کے اسورتن دہی سے انجام دیے۔ انہوں نے ہزارت خود 100 سے زائد بار کعبہ کی صفائی اور دھلائی میں حصہ لیا۔ اس کے علاوہ انہوں نے تدریس کے میدان میں علمی اور اسلامی مضامین پر کئی کتب اور ریسرچ آرٹیکل بھی لکھے۔ خانہ کعبہ کے کلید برداری شیخ عبدالرحمن بن صالح زین العابدین آل شیبی نے گزشتہ سال نومبر میں 6 روزہ دورے پر پاکستان آئے تھے۔ اس دوران انہوں نے اعلیٰ قیادت سے ملاقاتیں کی تھیں۔